REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ
خطبہ نمبر ۳۱
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۶ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۰ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۸ ظہور ۱۳۴۱ ہش | ۸ اگست ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ —

نخلہ ۶ اگست ۱۹۶۲ء بوقت صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ کچھ بہتر رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواست دعا

مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی بڑی صاحبزادی امۃ النور بیگم صاحبہ بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عاجل عطا فرمائے: آمین

(ملک منور احمد ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامور من اللہ کی فطرت میں سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے

اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے

"مامور من اللہ جب آتا ہے تو اس کی فطرت میں سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے اور جماعت سے بھی۔ اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے کہ آپ کل دنیا کے لئے مامور ہو کر آئے تھے اور آپ سے پہلے جس قدر نبی آئے وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے۔ اس لئے آپ کی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لعلّک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ کیا تو ان کے مومن نہ ہونے کی فکر میں اپنی جان دے دیگا۔ اس آیت سے اس درد اور فکر کا پتہ لگ سکتا ہے جو آپ کو دنیا کی تباہ حالت دیکھ کر ہوتا تھا کہ وہ مومن بن جاوے۔ یہ تو آپ کی عام ہمدردی کیلئے ہے اور یہ معنے بھی اس آیت کے ہیں کہ مومن کو مومن بنانے کی فکر میں تو اپنی جان دے دیگا۔ یعنی ایمان کو کامل بنانے میں۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

شجر کاری کا ہفتہ اور اہل ربوہ کی ذمہ داری

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

میں چونکہ بیمار رہوں اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکتا لہذا اس سال میں نے ہفتہ شجر کاری کے متعلق ناظر صاحب زراعت کو اپنی طرف سے مناسب مشورہ بھجوا دیا ہے اس مشورہ کا خلاصہ دوستوں کی اطلاع اور تحریک کے لئے درج ذیل کرتا ہوں دوست توجہ فرمائیں۔

(۱) درخت لگانا ملک کی ترقی کے لئے کئی لحاظ سے مفید اور ضروری ہے۔ مگر ربوہ کے لئے تو یہ خاص طور پر از بس ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ربوہ کی گرمی اور گرد کنٹرول میں نہیں آسکتے جو اہل ربوہ کی صحت کے لئے لازمی ہے۔

(۲) پس اہل ربوہ کا فرض ہے کہ ہفتہ شجر کاری میں خاص طور پر حصہ لیں اور اس کے ذریعہ نہ صرف ملک کی صنعت کو ترقی دیں بلکہ اہل ربوہ کی صحت کو ترقی دینے میں بھی حصہ لیکر ثواب کمائیں۔

(۳) ربوہ میں خاص طور پر وہ درخت لگائے جائیں جو یہاں کی زمین اور آب و ہوا کے مناسب حال ہوں تاکہ محنت ضائع نہ جائے اور اچھا نتیجہ پیدا ہو۔

(۴) درخت لگانے سے پہلے زمین کو اچھی طرح گڑھے وغیرہ کھود کر تیار کیا جائے۔ یونہی چند انچ زمین کھرچ کر پودا لگا دینا بالکل بے سود ہے۔

(۵) درخت لگانے کے بعد کافی عرصہ تک جب تک کہ پودا پوری طرح قائم نہ ہو جائے اس کی آبپاشی وغیرہ کے ذریعہ حفاظت کی جائے یہ ایک بڑے صبر اور محنت کا کام ہے۔ اور پودے کے ارد گرد جانوروں اور بچوں کی تباہی سے بچانے کے لئے کانٹوں کی باڑ لگا دی جائے۔ ورنہ یہ وہ بات ہوگی کہ ایک عورت نے بڑی محنت سے سوت کاتا اور پھر اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا قرآن فرماتا ہے لا تبطلوا اعمالکم۔

(۶) پودے لگانے کی مہم میں اپنے ملازموں اور ہمسایوں کے ساتھ پوری طرح تعاون کیا جائے تاکہ جماعتی تنظیم کا حق ادا ہو۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو مورخہ ۶ اگست ۱۹۶۲ء بروز دو شنبہ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نواسہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا پوتا ہے۔ ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب

(باقی دیکھیں ص ۴)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قربانیاں اور مصائب وہ کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہم اپنے محبوب کو جھانک سکتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء - بمقام دھرم سالہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- اس زمانہ میں ہماری جماعت کے خلاف طرح طرح کے

منصوبے اور شرارتیں

کی جاتی ہیں۔ اس موقعہ پر ہماری جماعت کو سورۃ فاتحہ کے مضامین پر غور کرنا چاہیئے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ مومن عزت کا طالب ہوتا ہے اور یہ کوئی بُری بات نہیں اور وہ ذلت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ بھی کوئی بُری بات نہیں۔ اگر یہ باتیں یعنی طلب عزت اور ذلت سے احتراز کی کوشش بری ہوتیں تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ خود ہم کو ان کی طرف سورہ فاتحہ میں توجہ دلاتا۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بندہ کچھ تو خدا تعالیٰ سے انعام مانگتا ہے اور کچھ باتیں ایسی ہیں جن سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہے۔ پس اگر

عزت کی طلب اور ذلت سے بچنے کی سعی

بُری بات ہوتی تو ہم کو خدا تعالیٰ ہر گز ایسی دعا نہ سکھلاتا جس میں یہ دونوں باتیں ہوں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو ایسی دعا سکھلائی ہے اور وہ دعا ہر نماز میں کرنے کا حکم ہے یعنی یہ کہ اپنے لئے عزت مانگو اور ذلت سے بچنے کی خواہش کرو اور یہ تقاضا

ایک طبعی تقاضا

ہی نہیں بلکہ مذہبی اور روحانی تقاضا ہے اور اس حد تک بندہ مجرم نہیں ٹھہرتا بلکہ خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا اور اس کی رضا کا طالب قرار پائے گا۔

پس ان

خطرات کے ایام میں

اگر ہماری جماعت کے دوست عزت کے طالب اور ذلت سے محفوظ رہنے کے خواہش مند ہوں تو یہ کوئی بُری بات نہیں۔ اس حد تک کہ وہ عزت کے طالب ہوں اور ذلت سے بچنے کی سعی کریں۔ خدا تعالیٰ بھی ان کی خواہش کو جائز قرار دے گا اور اس کا رسول بھی مگر یہاں

ایک اختلاف

پیدا ہو سکتا ہے جو نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں اور وہ اس بات کے سمجھنے میں ہے کہ عزت کیا چیز ہے اور ذلت کیا ہے؟ اور کس رنگ میں مومن عزت کا طالب اور ذلت سے بچنے کا خواہش مند ہو تو اس کا یہ کام قابلِ اعتراض نہیں اور وہ کونسی صورت ہے کہ جب اس کا طالب عزت ہونا اور ذلت سے بچنے میں کوشاں ہونا قابلِ اعتراض ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جہاں مومن کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ عزت کی طالب ہو اور ذلت سے بچنے کا خواہش مند ہو وہاں خود ہی

عزت اور ذلت کی وضاحت

بھی فرما دی ہے پس خدا تعالیٰ کی بیان کردہ عزت کی طلب تو بہتر اور منشائے الٰہی کو پورا کرنے والی ہو گی لیکن اگر ہم عزت کا مفہوم بدل دیں اور اپنی طرف سے کوئی عزت ٹھہرالیں اور پھر اس کے طالب ہوں تو ہم مجرم ہوں گے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں

عزت کا مفہوم

یہ بیان فرمایا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ یعنی ہم کو ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا وہ منعم علیہم لوگ کون تھے ان کے بارہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقا۔ (سورہ نساء ع۹)

پس جو بندہ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین والا انعام پانے کی جستجو کرتا اور نیکیوں اور تقویٰ کا طالب بنتا ہے وہ ہرگز جاہ کا طالب اور دین پر دنیا کو مقدم کرنے والا نہ سمجھا جائے گا بلکہ قرآن مجید کی رو سے وہ بندہ

فرض الٰہی کو پورا کرنیوالا

اور منشائے الٰہی پر عمل کرنے والا سمجھا جائیگا کیونکہ وہ ان انعامات کو طلب کر رہا ہے جو انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کو ملے اور ان انعامات کی طلب جو ان لوگوں کو ملے عین منشائے الٰہی بلکہ حکم الٰہی کے مطابق ہے۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں جاؤنگا کہ نبوت - صدیقیت - شہادت - صالحیت کی تشریحات کیا ہیں؟ ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ

ہم کس حد تک عزت کے طالب ہو سکتے ہیں؟

اس وقت میں یہ حصہ لیتا ہوں کہ انبیاء کو جو انعامات ملے وہ دنیاوی لحاظ سے انکو کیا پوزیشن دیتے ہیں اور صدیقین کو جو انعامات ملے وہ ان کو دنیاوی لحاظ سے کیا پوزیشن دیتے ہیں اور شہداء اور صالحین کو جو انعامات ملے وہ ان کو دنیاوی لحاظ سے کیا پوزیشن دیتے ہیں۔

پہلے انبیاء کو لو اور دیکھو کہ

نبوت کا انعام

کس حد تک ان کو دنیاوی مراتب عطا کرتا ہے۔ اس حد تک ہمارے لئے بھی جائز ہو گا کہ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو یہ مراتب بخشے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو جس حد تک ان کے دنیا سے تعلقات تھے۔ اس حد تک جاہ کی طلب ہمارے لئے جائز ہے اور جس جگہ پر جا کر وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے آگے بڑھنا ہمارے لئے جائز نہ ہوگا ان

انبیاء میں سے بعض بادشاہ بھی تھے

مثلاً حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام وغیرہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام حضرت آدم علیہ السلام کو بھی ایک حد تک تنفیذ امر کا مقام حاصل تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایسی حکومت حاصل نہ تھی۔ لیکن کم از کم اپنے قبیلہ میں وہ ضرور حکومت کرتے تھے غرض بادشاہت کا ثبوت بعض انبیاء میں ضرور ملتا ہے اور یہ بات تاریخ سے بھی ثابت ہے اس کے حصول اور قیام کے لئے کس حد تک انہوں نے دین کو تابع کیا ہے اس کی مثال ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں موجود ہے حضور آخری عمر میں ایک بادشاہ تھے۔ اس میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس بادشاہت سے حضور نے

دنیاوی فوائد کیا حاصل کئے

ہیں مثلاً بیوی بچوں کی آسائش دوستوں کی آسائش اور رشتہ داروں کی آسائش اس بادشاہت سے حضور نے کہاں تک حاصل کی۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے اس بادشاہت سے دنیاوی فائدہ کوئی بھی حاصل نہیں کیا۔ بلکہ حضورؐ نے اپنی تمام تر زندگی میں لوگوں کے لئے قربانی ہی پیش کی۔ حضورؐ نے ممالک مفتوحہ اور جائدادوں کو اپنا ہرگز قرار نہیں دیا حضور کی وفات کے بعد سنی شیعہ کا جو اختلاف پیدا ہوا اس عظیم الشان

اختلاف کی بنیاد

ہی اس بات پر ہے کہ حضور نے جائدادوں اور ممالک مفتوحہ کو اپنی ذاتی چیز اور ملکیت قرار نہیں دیا۔ اور یہ جائز نہیں ٹھہرایا کہ یہ اشیاء حضور کے خاندان کی طرف بطور ورثہ کے منتقل ہو سکیں۔ پس حکومت سے حضور نے اپنی ذات کے لئے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ حضور کی اولاد کے بارہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضور نے ان کے لئے کوئی چیز بھی دنیا میں نہیں چھوڑی۔ حتیٰ کہ حضورؐ

کی وفات کے وقت حضور کی بہت سی اشیاء گرو رکھی ہوئی ثابت ہوئیں۔ انسان کو اپنی زندگی میں بعض اوقات ایسی ضروریات پیش آجاتی ہیں کہ اسے اپنی عملہ کہ اشیاء گرو رکھنی پڑتی ہیں۔ اسی طرح حضور پر بھی

تنگی اور فراخی کے زمانے

آتے رہتے تھے۔

خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں آتا ہے کہ ایک جنگ میں جب بہت سا مال آیا تو حضرت فاطمہؓ نے حضور سے درخواست کی کہ اس مال میں سے ایک لونڈی مجھے عنایت فرمائی جائے جو میرا کام کاج کرے۔ حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ یہ مال میرا تو نہیں ہے یہ تو خدا تعالیٰ کا ہے میں تم کو اس مال میں سے کچھ نہیں دے سکتا۔ تم خدا تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اور لونڈی کا خیال ترک کر دو۔

پھر حضور کے دوستوں کو لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوست ایسے لوگ تھے جنہوں نے حضور کی بہت سی خدمات کیں۔ لیکن حضور نے ان سے کوئی ایسا سلوک نہیں کیا جس میں دوسرے لوگوں پر ان کو ترجیح دی گئی ہو۔ حضرت عباسؓ حضور کے چچا بھی تھے اور دوست بھی۔ کیونکہ عمر میں برابر کے تھے۔ ان کے تعلقات حضور سے اس قدر اہم تھے کہ جب کچھ لوگ مدینہ منورہ کے مسلمانوں میں سے حج کرنے آئے اور انہوں نے چاہا کہ حضور کو اپنے ساتھ مدینہ لے جائیں تاکہ حضور مکہ کی تکالیف سے محفوظ ہو جائیں۔ اس وقت حضور نے ان کی ملاقات کے لئے حضرت عباسؓ کو کو اپنے ساتھ لیا اور معاہدہ بھی ان کی منشاء کے مطابق کیا رہی

حضرت عباسؓ

جب بدر کی جنگ میں مسلمان ہونے سے پہلے قید ہوئے تو حضور نے ان کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا۔ جس طرح باقی قیدیوں کو رسیوں میں جکڑا گیا۔ اسی طرح ان کو جکڑا گیا۔ اور بوجہ رفاہیت کی زندگی کی عادت کے ان کو کئی دوسرے قیدیوں سے زیادہ تکلیف پہونچی اور وہ شدت درد سے کراہتے رہے۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے رات کے وقت حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؐ بار بار کروٹیں بدل رہے ہیں۔ اور آپ کو بے چینی کی تکلیف معلوم دیتی ہے۔ اس پر بعض صحابہؓ نے عرض کی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے حضور کو نیند نہیں آرہی اور کچھ بے چینی سی ہے حضور نے فرمایا ہاں میں بے چین ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ

شاید عباسؓ کی رسیاں زیادہ سخت باندھی گئی ہیں کیونکہ وہ کراہ رہے ہیں۔ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے بے چینی محسوس ہو رہی ہے اور میں سو نہیں سکتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور یہ تو معمولی بات ہے۔ ہم ابھی وقت حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا نہیں یا تو سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی جائیں۔ ورنہ عباسؓ کی رسیاں بھی اسی طرح رہنے دی جائیں۔ چنانچہ حضرت عباسؓ اور باقی سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی گئیں اور حضرت عباسؓ کو آرام مل گیا۔ تب حضور آرام کی نیند سوئے پس بادشاہت سے حضور نے یا حضور کے دوستوں اور رشتہ داروں نے قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھایا وہ بادشاہت تو خدا تعالیٰ کے لئے تھی۔ اور اس بادشاہت میں آپ کو ویسی ہی انفرادی عزت حاصل تھی جیسی اور لوگوں کو تھی۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ

ذاتی عزت اور حکومت کی عزت

کا فرق ہوتا ہے بعض لوگ حکومت اور انفرادی عزت میں فرق نہیں کر سکتے۔ اس لئے حکومت کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں حکومت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عصیٰ امیری فقد عصانی ومن اطاع امیری فقد اطاعنی کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی۔ گویا نظام کے ماتحت جو حکومت آپ کو حاصل تھی اس میں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے مقرر کردہ امیروں کے لئے بھی آپ کلی اطاعت کے طالب ہیں۔ لیکن جہاں ذات کا سوال آتا ہے وہاں اپنے یا اپنے عزیزوں کے لئے کوئی زائد فائدہ طلب نہیں فرماتے پس حاکمانہ مرتبہ اور چیز ہے اور انفرادی عزت اور چیز ہے بھلا اس اطاعت سے حضور کو کیا جسمانی فائدہ ہو سکتا تھا ہاں اس سے خدا تعالیٰ کی حکومت ضرور قائم ہوتی تھی۔ لوگ ایسی حکومت کو ذاتی عزت خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ذاتی عزت اور ذاتی فائدہ تو یہ ہے کہ کوئی شخص حکومت کو اپنے آرام و آسائش میں استعمال کرے۔ مثلاً جاگیریں حاصل کرے یا مال جمع کرے وغیرہ۔ لیکن حضور نے اس حکومت سے ایسا فائدہ ہرگز حاصل نہیں کیا۔ بلکہ وہ تو حج۔ زکوٰۃ اور قربانیوں کے لئے لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ پس وہ بڑائی جو نظام کے لئے ہو وہ ذاتی بڑائی نہیں بلکہ ایسی بڑائی تو خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے

ضروری ہے۔ پس جب یہ ارشاد ہوا کہ تم بھی

نبیوں والے انعام

مانگو تو اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم کو ایسی حکومت ملے جس میں ہماری ذات اولاد اور رشتہ داروں کو دنیوی فوائد حاصل ہوں بلکہ اس سے مراد وہ قربانیاں اور تکالیف ہوتی ہیں جو انبیاء کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اور یہی وہ انعام ہے جس کے مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہم کو حکم فرماتا ہے۔

نبیوں کے بعد صدیقوں کا مقام

ہے۔ صدیقوں میں سے حضرت ابوبکرؓ کی ذات ہمارے سامنے ہے۔ ہم آپ کی ذات کا مشاہدہ کر کے معلوم کرتے ہیں کہ کیا صدیقیت کے مقام میں کسی قسم کی ذاتی بڑائی مد نظر ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اعلیٰ مقام خلافت تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اس صدیق نے اس مقام کو ذاتی بڑائی کا ذریعہ بنایا۔ اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معاً بعد کا ایک واقعہ

لیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے چند علاقوں کے تمام عرب میں بغاوت پھیل گئی اور اس موقعہ پر حضرت عمرؓ جیسے صحابی بھی خوفزدہ ہوگئے۔ اور انہوں نے اور دوسرے صحابہؓ نے یہ مشورہ کیا کہ ان باغیوں سے رعایت کی جائے اور زکوٰۃ کے لینے میں ان سے نرمی اختیار کی جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ لشکر جو اسامہؓ کے ماتحت حضور نے عیسائیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا اس کو روک لیا جائے اور اس لشکر سے موجودہ بغاوت کے دبانے میں مدد لی جائے۔ یہ مشورہ کر کے حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور ان سے جا کر یہ دونوں باتیں کہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ ایک مشورہ آپ کا یہ ہے کہ جیش اسامہ کو روک لوں۔ میرا جواب اس بارہ میں یہ ہے کہ کیا ابن ابی قحافہ کی یہ طاقت ہے کہ وہ اس لشکر کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھیجا تھا روک لے یہ لشکر ضرور جائے گا خواہ کفار کا لشکر مدینہ میں نہ گھس آئے۔ اور خواہ مدینہ کی عورتوں کی لاشیں گلیوں میں نہ پھینک دی جائیں۔ باقی رہا زکوٰۃ کے معاملہ میں نرمی اختیار کرنا تو زکوٰۃ تو خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اگر لوگ اونٹ کا ایک رسی کا ٹکڑا بھی [illegible] سے اونٹ کا

گھٹنہ باندھتے ہیں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتے تھے۔ اب دینے سے انکار کریں گے۔ تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ یہ بات بتاتی ہے کہ وہ

ہر عزت خدا اور اس کے رسول

کے لئے سمجھتے تھے۔ اپنے لئے انہیں کسی امر کی خواہش نہ تھی۔ ان کی زندگی میں ایک اور مثال بھی نظر آتی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبدالرحمن بھی خلافت کے لائق تھے۔ اور لوگوں نے کہا بھی کہ ان کی طبیعت حضرت عمرؓ سے نرم ہے۔ اور لیاقت میں بھی ان سے کم نہیں۔ ان کو آپ کے بعد خلیفہ بننا چاہیئے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کے لئے حضرت عمرؓ کو ہی منتخب کیا۔ باوجودیکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طبائع میں اختلاف تھا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے

خلافت سے ذاتی فائدہ

کوئی حاصل نہیں کیا۔ بلکہ آپ خدمت خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے۔ صوفیاء کی ایک روایت ہے واللہ اعلم کہاں تک درست ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے غلام سے پوچھا کہ وہ کون کون سے نیک کام تھے جو تیرا آقا کیا کرتا تھا۔ تاکہ میں بھی وہ کام کیا کروں۔ منجملہ اور نیک کاموں کے اس غلام نے ایک کام یہ بتلایا کہ روزانہ حضرت ابوبکرؓ روٹی لے کر فلاں طرف جایا کرتے تھے اور مجھے ایک جگہ کھڑا کر کے آگے چلے جاتے تھے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس مقصد کے لئے ادھر جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بھی اس غلام کے ہمراہ اس طرف کو کھانا لے کر چلے گئے جس کا ذکر غلام نے کیا [illegible] جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ

ایک غار میں ایک اپاہج اندھا

جس کے ہاتھ پاؤں نہ تھے بیٹھا ہوا ہے حضرت عمرؓ نے اس اپاہج کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا تو وہ رو پڑا۔ اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے وہ بھی کیا نیک آدمی تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ بابا تجھے کس طرح پتہ چلا کہ ابوبکر فوت ہوگئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرے مونہہ میں دانت نہیں ہیں۔ اس لئے ابوبکر میرے منہ میں لقمہ چبا کر ڈالا کرتے تھے۔ آج جو میرے منہ میں سخت لقمہ آیا۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ لقمہ کھلانے والا ابوبکرؓ نہیں ہے

بلکہ کوئی اور شخص ہے اور ابو بکرؓ تو ناغہ بھی کبھی از کیا کرتے تھے۔ اب جو ناغہ ہوا تو یقیناً وہ دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ پس وہ کونسی شے ہے جو بادشاہت سے حضرت ابو بکرؓ نے حاصل کی۔ کیا سرکاری مال کو اپنا قرار دیا۔ اور حکومت کی جائدادوں کو اپنا قرار دیا۔ ہرگز نہیں جو اشیاء ان کے رشتہ داروں کو ملیں۔ وہ ان کی ذاتی جائداد سے تھیں۔

اب شہداء کو لو۔ شہید وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ شہیدوں والا انعام مانگو تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہم کو یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگو کہ اے خدا ہم تیرے راستہ میں مارے جائیں اور غور کرو کہ بھلا مارے جانے والے کو دنیاوی فائدہ کیا پہنچ سکتا ہے۔

موت اور دنیاوی فائدہ

کس طرح جمع ہو سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ شہیدوں والا انعام لینے کے لئے بھی انسان کو اپنے پاس سے کچھ دینا ہی پڑتا ہے یعنی اپنی جان دینی پڑتی ہے۔ تب رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے آگے فرمایا والصالحین۔ صالح کے معنے نیک کے ہیں تو یہ صالحین والا انعام نیکی کی توفیق کا مل جانا ہوا۔ قرآن مجید نے نیک کام یہ نہیں بتلائے کہ ہم کو

دنیا کے لوگوں کی نظروں میں عزت

مل جائے۔ لوگ ہم کو گالیاں نہ دیں لوگ ہماری بات سنیں بلکہ اللہ تعالیٰ تو نیک ان لوگوں کو قرار دیتا ہے جو مما رزقناھم ینفقون پر عمل کرنے والے خدمت خلق کرنے والے نماز روزہ زکوٰۃ کے پابند اور غرباء مساکین کی مدد کرنے والے ہوں۔

پس یہی دعا ہے جو ہم سے منگوائی گئی ہے اور یہی انعام ہے جس کے مانگنے کا ہم کو حکم دیا گیا ہے یعنے یہ کہ ہم کو نیکیوں کے کرنے کی توفیق مل جائے۔ جو انبیاء صدیقین اور صالحین کرتے رہے۔

انبیاء خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ پس جو

انبیاء کے انعامات کا طالب

ہے یقیناً اس کو تکالیف اور مصائب برداشت کرنی پڑیں گی۔ اسی طرح صدیق اس کو کہتے ہیں جو نبی کے نقش قدم پر چلے اور نبی کی طرح خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچائے تو صدیقوں والے انعام کے طالبوں کو بھی انبیاء کی طرح تکالیف اٹھانی اور قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ شہید اس کو کہتے ہیں جو خدا کی راہ میں اپنی جان دے دے۔ پس وہ بھی کچھ دیتا ہی ہے لیتا نہیں۔ اسی طرح صالح وہ ہے جو احکام الٰہیہ پر عمل کرے نہ یہ کہ جاگیردار ہو یا کسی مجلس کا پریذیڈنٹ یا مالدار ہو۔ بلکہ قرآن مجید کے نزدیک نیک وہ ہے جو لوگوں کی خبر گیری کرے۔

ذاتی بڑائی کا اس کو خیال نہ ہو

اور خدمت خلق پر اس نے کمر باندھ رکھی ہو۔

ان تمام باتوں کے بعد انسان کو ملتا کیا ہے فرمایا ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی یہ کہ خواہ نبوت کے ذریعہ سے جستجو کرو۔ خواہ صدیقیت اور شہادت اور صالحیت کے ذریعہ سے ہر رنگ میں تمہاری جستجو عبودیت کے لئے ہونی چاہیئے یعنی عبودیت کی چادر کا مل جانا ہی حقیقی انعام ہے قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ

عبودیت کی چادر

کے مل جانے کے بعد انسان کو دنیاوی انعام بھی مل جاتے ہیں مگر وہ ضمنی انعام ہیں اصل نہیں اصل تو صرف عبودیت کا حصول ہے۔ حکومت کا مل جانا یا عزت کا حاصل ہو جانا تو ضمنی اور غیر مقصود اشیاء ہیں

یہاں تک تو یہ بتلایا گیا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہیئے۔ آگے یہ فرماتا ہے کہ کن باتوں سے محفوظ رہنے کی انسان کو دعا اور خواہش کرنی چاہیئے اور وہ کونسی ذلت ہے جس سے بچے رہنے کا خواہشمند ہر فرد ہی ہے۔ فرمایا

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یعنی ذلت اس کا نام نہیں کہ لوگ ہم کو گالیاں نہ دیں۔ ہمارے بائیکاٹ نہ کریں۔ ہمارا لین دین بند نہ کر دیں بلکہ حقیقی ذلت یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ بھول جائے۔ جس کا غیر المغضوب علیہم میں ذکر ہے یا انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دے جس کا ولا الضالین میں ذکر ہے۔ پس فرمایا کہ تم یہ دعا مانگو کہ اے خدا تو ہم کو

اپنے دربار سے نہ نکال

اور ہم کو اس سے محفوظ رکھ کہ ہم تجھ کو چھوڑ کر کسی اور طرف کو چل دیں۔ پس اس ذلت سے بچنے کی اگر ہم دعا کریں تو ہم پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جب خود خدا تعالیٰ نے اس ذلت سے بچنے کا حکم فرمایا ہے تو پھر اعتراض کے کیا معنی؟

پس قرآن مجید کی بیان کردہ عزت اور ذلت تو یہ ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔ اگر ہم اس عزت اور ذلت کے خلاف کوئی اور عزت اور ذلت ٹھہرالیں اور اس عزت کے طالب اور اس ذلت سے بچنے کی کوشش کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی قرآنی منشاء ہے۔ قرآن مجید کے نزدیک ذلت یہ نہیں کہ لوگ ہم کو گالیاں دیں۔ کیونکہ گالیاں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دی گئیں۔ حضور پر اوجھڑی بھی پھینکی گئی۔ تو کیا گالیاں دی جانے اور اوجھڑی پھینکے جانے سے حضور کی ذلت ہوئی ہرگز نہیں۔ حضور کا تو نام ہی محمدؐ ہے جس کے معنے "عزت دیا گیا" کے ہیں۔ پس جو واقعہ بھی حضور سے گذرا وہ یقیناً سراسر عزت ہے۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو خدا تعالیٰ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ حضور کو محمد کہتا ہے۔ اور دوسری طرف انکو نعوذ باللہ من ذالک ذلیل ہونے دیتا ہے۔ پس اگر گالیوں کا ملنا ذلت ہوتا تو یہ ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دی جا سکتیں۔ ہاں ایک فرق ضرور ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے گالیاں کھانا عزت ہے لیکن اپنی ذات کے لئے گالیاں کھانا کبھی ذلت کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتی طور پر لوگ

صادق اور امین کے نام سے

یاد کیا کرتے تھے لیکن جونہی حضور نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ لوگوں نے حضور کو کاذب کہنا شروع کر دیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یہ قول نقل فرمایا ہے۔ کہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنی دعویٰ نبوت سے قبل کیا کسی نے تم میں سے مجھے گالی دی یا کوئی اعتراض کیا۔ ہاں جونہی میں نے خدا تعالیٰ کا نام لیا تم نے مجھکو

گالیاں دینا

شروع کر دیں۔

تو یہ گالیاں وہ لوگ حضور کو نہیں دے رہے تھے۔ بلکہ درحقیقت خدا تعالیٰ کو دے رہے تھے اور وہ اوجھڑی حضور پر نہیں پھینکی گئی تھی بلکہ دراصل خدا تعالیٰ پر پھینکی گئی تھی اور جب حضورؐ کے گلے میں رسی ڈالی گئی تھی تو محض محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے گلے میں نہیں۔ بلکہ اس محمدؐ کے گلے میں ڈالی گئی تھی۔ جو

رسول اللہ ہونے کا مدعی

اور خدا تعالیٰ کا نام لینے والا تھا۔ پس یہ سلوک گویا حضور سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے تھا۔ میرے اس فقرہ پر تعجب نہ کرو کیونکہ انسان سے بعض سلوک خدا تعالیٰ سے سلوک قرار پاتے ہیں۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگوں کو مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ اور نیز تم جنت میں چلے جاؤ وہ لوگ کہیں گے۔ تو کب ہمارے پاس بھوکا ہونے کی حالت میں آیا۔ کہ ہم نے تجھ کو کھانا دیا یا کب ننگا ہونے کی حالت میں آیا کہ تجھ کو کپڑا دیا۔ تب خدا تعالیٰ ان کو فرمائے گا۔ کہ دنیا میں میرا فلاں بندہ بھوکا اور ننگا تھا۔ تم نے اس کو کھانا اور کپڑا دیا تو گویا اسے نہیں بلکہ مجھے ہی دیا۔ اسی طرح بعض لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمائے گا کہ میں تمہارے پاس بھوکا اور ننگا ہونے کی حالت میں آیا مگر تم نے مجھے کھانا اور کپڑا نہ دیا۔ اس لئے جہنم میں جاؤ۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے خدا تو کب ہمارے پاس اس حالت میں آیا کہ ہم نے تجھ کو کھانا اور کپڑا نہ دیا۔ تب خدا تعالیٰ ان کو بھی یہی جواب دیگا کہ دنیا میں میرا فلاں بندہ بھوکا اور ننگا تھا۔ لیکن تم نے اسکو کھانے اور کپڑے کی مدد نہ دی تو گویا یہ سلوک تم نے اس سے نہیں بلکہ مجھ سے روا رکھا

پس ان تکالیف کا نام جو خدا تعالیٰ کے راستے میں ہم کو آتی ہیں۔ ذلت رکھنا سراسر جہالت ہے۔ اگر یہ جہالت ہے۔ اگر یہ تکالیف درحقیقت ذلت ہوتیں تو ہم کو قرآن مجید میں یہ دعا سکھلائی جاتی کہ اے خدا لوگ ہم کو گالیاں نہ دیں۔ ہمارا بائیکاٹ نہ کریں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس موقع پر

سورہ فاتحہ میں غور

کرے کیونکہ ہر ایک وہ چیز جو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے وہ گئی نہیں بلکہ ملی ہے اور وہ انعام ہے کیونکہ جو چیز خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کی جائے سینکڑوں گنا ہو کر قیامت کے دن واپس مل جائے گی۔ اور جو لوگ دنیا کی نظروں میں ذلیل خیال کئے جاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز ہیں اور حقیقی عزت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہو دنیاوی عزتیں تو محض جھوٹ اور فریب ہیں اصل بات یہ ہے کہ روحانی عالم میں اللہ تعالیٰ کا سلوک بالکل الٹ ہوتا ہے یہ گویا خواب کا سا معاملہ ہوتا ہے جیسے خواب میں تعبیر بعض اوقات الٹ ہوتی ہے جیسے موت سے مراد عمر کے لمبا اور دین کی ترقی کے ہیں اور ہنسنے سے مراد اور رونے سے مراد خوشی کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جسمانی اور روحانی عالم بعض امور میں الٹ چلتے ہیں پس جس قدر لوگ ہم کو گالیاں دیں گے اسی قدر ہم کو عزت ملے گی اور جس قدر ہم کو دکھ دیا جائیگا اسی قدر خدا تعالیٰ ہم کو اپنے قریب کرے گا۔

یہ وہ نقطۂ نگاہ تھا جس پر صحابہؓ قائم تھے صحابہ کے نزدیک مصائب اور قربانیاں صرف کھڑکیاں تھیں۔ جن میں سے وہ اپنے محبوب کو جھانکتے تھے۔ غرض مومن خدا تعالیٰ کے راستے میں پیش آمدہ تکالیف کو انعام سمجھتا ہے اور جو ان تکالیف کو انعام نہیں سمجھتا وہ اپنے دل میں ایمان رکھتا ہی نہیں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تکالیف اور مصائب کو اسی نقطۂ نگاہ سے دیکھے کہ یہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے [illegible]

مجلس افتاء کے فیصلہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰ر جولائی ۶۲ء کو مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلوں کی تصدیق فرمائی ہے بغرض اطلاع وافادۂ عام ان فیصلہ جات کو الفضل میں شائع کیا جارہا ہے۔

(ملک سیف الرحمٰن ناظم مجلس افتاء)

۵/ ۶۲-۴-۲۸ = رہن کی شرعی صورت اور ضیاع رہن کا زیر رہن پر اثر

الف۔ اگر جائداد منقولہ ہو تو رہن کی شرعی صورت صرف یہ ہے کہ جائداد منقولہ مرتہن کے قبضہ اور تصرف میں واقعی طور پر دیدی جائے مرتہن اسے استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے اور اس کی حفاظت اور نگہداشت کا وہ ذمہ دار ہے۔

ب۔ اگر جائداد غیر منقولہ ہو تو بھی رہن کی شرعی صورت رہن بالقبضہ ہی ہے خواہ مرتہن قبضہ خود لے یا راہن کو بحیثیت کرایہ دار اس پر قابض رہنے دے مؤخر الذکر صورت میں راہن کرایہ داری کی تمام شرائط کا پابند ہوگا۔ اور ہر دو صورت میں مرتہن اس جائداد کی حفاظت اور نگہداشت کا ذمہ دار ہوگا۔

جر۔ اگر جائداد راہن کے قبضہ میں بحیثیت کرایہ دار ہے اور ضائع ہو جائے لیکن اس ضیاع میں راہن کا کوئی قصور یا کوتاہی نہ ہو تو زر رہن بھی کلیۃً یا نقصان کی حد تک ضائع ہو جائیگا مرتہن اگر خود قابض ہو اور جائداد ضائع ہو جائے تو بھی زر رہن کلیۃً یا نقصان کی حد تک ضائع ہو جائے گا۔

تشریح۔ اس صورت میں کہ راہن خود کرایہ دار ہو یا مرہونہ جائداد کا ٹھیکہ لینے والا ہو شرح کرایہ یا زر ٹھیکہ جائداد مرہونہ کے معروف کرایہ یا زر ٹھیکہ کی نسبت سے متعین ہوگا نہ کہ زر رہن کی نسبت سے

۶/ ۶۲-۴-۲۸ ۔ کوئی ایسا مسئلہ جو مجلس افتاء کے سامنے آئے اور وہ مسئلہ کسی رکن مجلس کے متنازعہ متدائرہ قضاء پر اثر انداز ہوتا ہو تو وہ رکن اس مسئلہ کی بحث اور فیصلہ میں شریک نہ ہو۔

تشریح۔ بالعموم اس کا فیصلہ خود ممبر متعلقہ کی صوابدید پر ہے کہ آیا اس کا کوئی ایسا معاملہ قضاء میں دائر ہے یا نہیں تاہم صدر مجلس بمشورہ صدر بورڈ قضا اس بارہ میں مناسب کارروائی کر سکتے ہیں۔

۹/ ۶۲-۶-۱۷ سوال۔ روپیہ بطور قرض لیا گیا تحریر میں قرض لکھا گیا معاوضہ یا نفع کا اس میں کوئی ذکر نہ ہوا۔ اگرچہ روپیہ لیتے وقت قرض خواہ نے زبانی طور پر بلا مطالبہ مقروض۔ غیر معین منافع کا لالچ دیا قرض خواہ نے کچھ عرصہ بعد کچھ رقم غیر معین منافع کے طور پر بلا مطالبہ مقروض کو دی مقروض نے وہ قبول کر لی اس کے بعد نقصان ہو گیا اور سارا روپیہ ضائع ہو گیا کیا روپیہ دینے والا (مقروض) اس نقصان میں شریک یا ہوگا۔ اگر شریک نہیں ہوگا تو وصول کردہ منافع کی کیا صورت ہوگی کیا وہ اصل رقم میں سے وضع کیا جائے گا۔ یا نہیں؟۔

جواب:۔

الف۔ سوال میں معاہدہ کی جو شکل ذکر کی گئی ہے مجلس افتاء کے نزدیک وہ قرض کی شکل ہے اور جائز ہے

ب۔ وصول کردہ منافع کی رقم اصل قرض سے وضع کی جائے گی۔

شعبہ مال مجلس انصاراللہ

اراکین مجلس انصاراللہ اپنے شعبہ مال کو صرف اسی صورت میں مضبوط بنا سکتے ہیں کہ تمام اراکین مجلس کے چندہ جات شرح کے مطابق ادا کریں۔ جو یہ ہیں:۔

۱۔ چندہ مجلس:

آمد پر ۲/۱ پیسہ فی روپیہ کے حساب سے بشرطیکہ ۲۵. پیسے ماہوار سے کم نہ ہو۔

۲۔ اشاعت لٹریچر

ایک روپیہ سالانہ فی رکن۔

۳۔ سالانہ اجتماع

ایک روپیہ سالانہ فی رکن

۴ چندہ تعمیر

حسب استطاعت۔

خاکسار

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

عزیزم محمد سلیم صاحب پسر مکرم مولوی محمد حسین صاحب کابلوں نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ مبارک منزل ۱۲/۱۲/ ۳۵ محلہ باغبانپورہ بعمر ۱۸ سال ۳۱ر جولائی ۶۲ کو بیمار ہو کر اگلے دن یکم اگست ۶۲ء کو اچانک انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے والدین اور بہن بھائیوں اور دیگر متعلقین کے لئے یہ اچانک اور المناک سانحہ بہت صبر آزما ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو اپنی چادر مغفرت میں لپیٹ لے اور مکرم مولوی صاحب موصوف اور دیگر تمام لواحقین کو اپنی رضا کے ماتحت صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(والسلام خاکسار تاج الدین لائلپوری ناظم دارالقضاء ربوہ)

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھجوایئے

احباب سے ایک ضروری گذارش

داخلہ یکم ستمبر سے پندرہ ستمبر تک ہوگا

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلےٰ تعلیم اب ضروریات زندگی میں سے ہے اس لئے میٹرک (سکینڈری سکول) کا امتحان پاس کرنے کے بعد طلبہ عموماً کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ سال کی عمر زندگی کا اہم ترین دور شمار ہوتی ہے جس میں اگر بچے صحیح راہ پر گامزن ہو جائیں تو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالامال ہو جاتے ہیں اور جو خدانخواستہ غلط قدم اٹھالیں تو انھیں بالعموم مہلک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ عمر ایسی ہے جس میں ایک نوجوان کچھ نہ کچھ ذمہ داریوں کا بار اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے اس لئے سرپرستوں کی کڑی نگرانی کی بجائے اسے ایک حد تک آزاد ماحول میں کچھ نہ کچھ آزادیٔ عمل کا موقعہ دیا جاتا ہے اس لئے نوخیز جوانی کے اس دور میں ان کے لئے صحیح طور پر پنپنے اور ترقی کرنے کے لئے ایک صحت مند ماحول مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ذہنی اور عقلی لحاظ سے ناپختگی اور ناتجربہ کاری کے اس دور میں غیر صحت مند ماحول میں بچے ماں باپ سے الگ ہو کر اکثر بھٹک جاتے ہیں اور غلط راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں اس لئے کالجوں میں داخلہ کے وقت والدین اور سرپرستوں پر یہ عظیم اور نازک ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ بچوں کو کسی غیر صحت مند ماحول میں تو نہیں بھجوا رہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ مخصوص اور شاندار روایات کا حامل اور پرسکون فضا میں قائم ہے جس کے اساتذہ اکثر واقف زندگی اور طلبہ کی اخلاقی اور تعلیمی نگرانی میں گہری دلچسپی لیتے ہیں اس لئے میں ایسے احباب سے جن کے عزیز اب کالجوں میں داخلہ لے رہے ہیں پر زور درخواست کرتا ہوں کہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروائیں جہاں ایف۔ اے ایف ایس سی میڈیکل و نان میڈیکل اور بی اے بی ایس سی پاس کورس کے علاوہ بی اے بی ایس سی میں آٹھ مضامین کیمسٹری فزکس۔ میتھمیٹکس۔ پولیٹیکل سائنس۔ ہسٹری۔ اکنامکس عربی اور فارسی میں آنرز کا بھی انتظام ہے بی ایس سی میں باٹنی اور زوولوجی کے مضامین کی بھی ہمیں اجازت مل چکی ہے اس کے علاوہ اب کے ایم اے عربی کی جماعت میں بھی داخلہ لیا جائے گا۔ لیبارٹریز جدید ترین آلات سائنس سے آراستہ ماحول پرسکون اساتذہ تجربہ کار اور ہمدرد۔ اور اخراجات نسبتاً کم ہیں۔ اس لئے احباب کرام نہ صرف اپنے بچوں کو داخلہ کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی پر زور تحریک فرمادیں کہ وہ بھی اپنے بچوں کو اسی کالج میں داخل کریں داخلہ کی کافی گنجائش ہوگی جو انشاء اللہ یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک ہوگا دیگر کوائف معلوم کرنے کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمادیں۔

تعلیم الاسلام ہائر سکینڈری سکول گھٹیالیاں کی کلاسیں ۲۲ اگست سے شروع ہونگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دو طلباء جن کے متعلق یہ اعلان ہوا تھا کہ ان کا نتیجہ بعد میں شائع ہوگا کامیاب ہو گئے ہیں اور اب کالج کی گیارہویں کلاس کا نتیجہ ۸۴ فیصدی ہو گیا ہے احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ گیارہویں XI اور بارہویں XII کلاس میں داخلہ ۲۲ اگست سے شروع ہوگا میٹرک کی سپیشل کلاس بھی اسی تاریخ سے کام کرے گی

ازراہ کرم تمام اساتذہ اور طلباء وقت پر حاضر ہو جائیں اساتذہ کے لئے ۲۰ اگست ۶۲ کو کالج میں حاضری ضروری ہے تاکہ ٹائم ٹیبل اور دیگر انتظامات ترتیب دیئے جا سکیں۔

(خاکسار۔ پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حکیم محمد لطیف صاحب صدر جماعت حافظ آباد عرصہ سے بیمار ہیں کمزوری بڑھ رہی ہے احباب کرام ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظم مال وقف جدید۔

۲۔ مکرم لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب پنشنر سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک گ ب ۹۶ صریح ضلع لائلپور حال ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج علیل ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ڈاکٹر صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید)

۳۔ خاکسار کے بائیں کان کا اپریشن ہو رہا ہے کامیابی اور میری قوت سماعت کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار محمد عبدالسبحان ناصر احمدی فضل شوز سٹور حسین آگاہی ملتان شہر)

۴۔ میرے داماد عزیزم چوہدری کمال محمد صاحب سپاہی فوجی خدمات کے سلسلہ میں کنگو افریقہ گئے ہوئے ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور باخیریت واپس لائے۔

(عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال حلقہ جڑانوالہ)

انصار اللہ کے اعلانات

چند اہم تربیتی امور

حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

نماز باجماعت : "تدارک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے دل میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے خواہ وہ بدیوں میں کتنا ہی مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۰)

اسلامی شعار۔ داڑھی :۔ یہ اہم اسلامی شعار ہے جو صحابہؓ نے رسول کریمؐ کی تقلید اور آپ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں اختیار کیا۔ خلفاء راشدینؓ نے اس اسوہ نبوی کو اپنایا اور اپنایا۔ مجددین اور صلحاء امت نے اس کی پیروی کی اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعار اسلامی کی از سر نو اپنے نمونہ سے تجدید کی۔ آپ کے خلفاء نے اس کی پابندی کی نیز ہر ایک سعید روح جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتی ہے اسی شعار کو اپناتی ہے۔

اسلامی شعار پردہ :۔ "آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد اور عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا ملتے ہیں سیریں کریں کیونکہ جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں یہ گویا تہذیب ہے انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے"

(ملفوظات حصہ اول صفحہ ۳۲)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

اطاعت :۔ "جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم باامن زندگی بسر کریں اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں کیا اسلام کی یہ تعلیم ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے محسن سے بدی کریں اور جو ہمیں ٹھنڈے سایہ میں جگہ دے اس پر آگ برسائیں اور جو ہمیں روٹی دے اس پر پتھر ماریں۔ ایسے انسان سے اور کون زیادہ بدذات ہوگا جو احسان کرنے والے کے ساتھ بدی کا خیال بھی دل میں لاوے"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۸۱،۸۲)

سچائی :۔ "صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق ایاک نعبد کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا نہ لغو طور پر۔ نہ کسب خیر اور نہ دفع شر کے لئے یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا"

(ملفوظات حصہ اول صفحہ ۳۶۵)

تمباکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمباکو کی نسبت فرماتے ہیں :۔

"یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت صلعم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی نشے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔" (فتاویٰ بحوالہ البدر ۲۴ ۱۹۰۳ء) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور نے تحریر فرمایا

"میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورت مند آدمی کو صاف ستھری اور تازہ ادویات کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے"

سونے کی گولیاں جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانے والی جنرل ٹانک پیشاب کے امراض ضعف، لیکوریا، سیلان اور شکر کو دور کرتی ہیں۔ ایک ماہ کورس -/۱۲ روپے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک میرے فرزند عزیزم لیفٹیننٹ چوہدری محمد عبد الوہاب کا نکاح عزیزی محمودہ امۃ السمیع بنت چوہدری شریف احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ سوسائٹی کراچی کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا تمام احباب جماعت بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائی جاوے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے آمین ثم آمین

(چوہدری محمد عبد الرزاق کراچی)

مسجد نور جماعت احمدیہ راولپنڈی کے لئے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایک نیک مخلص اور صحت مند خادم مسجد کی ضرورت ہے جو کم از کم مڈل پاس ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو تنخواہ مبلغ -/۵۰ روپیہ ماہوار ہوگی تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں دو روپیہ سالانہ ترقی دی جائے گی اس طرح ۵۰-۲-۶۰ کا گریڈ ہوگا اس کے ساتھ لائبریری کا کام کرنے پر مبلغ ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ دیئے جائیں گے خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۸ اگست تک بھجوا دیں مسجد میں صرف خادم مسجد کی رہائش کا انتظام ہوگا فیملی کا نہیں۔ خادم مسجد کو رات کے وقت مسجد میں ہی رہنا ہوگا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

تاجر اور ایجنٹ صاحبان کے لئے مفید اعلانات

۱۔ مچھر اور ملیریا کا موسم شروع ہے اپنے علاقہ کے لئے "نیو ماسکیٹو آئل" کا سٹاک جلد خرید لیں اس حیرت انگیز تیل کو عطر کی طرح لگا کر سونے سے مچھر قریب بھی نہیں پھٹکتا فی شیشی سوا روپیہ

۲۔ "بے بی ٹانک" بچوں کی صحت اور طاقت کے لئے بہترین نسخہ ہے چند پیسوں کی بچت کے لئے اتنی مفید چیز چھوڑ کر گرائپ واٹر وغیرہ نہ خریدیں فی شیشی ۳ روپے

۳۔ علاوہ ازیں دیگر خاص ادویات نیز حیوانات کی دواؤں کو مغربی پاکستان میں متعارف کرانے کے لئے ہر شہر اور علاقہ میں ایجنٹوں اور سٹاکسٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جاتا ہے مکمل تفصیلات و شرائط خط لکھ کر طلب کریں۔

۴۔ پڑھے لکھے مقامی بیکار نوجوان جو "ٹریڈنگ ایجنٹ" کا کام سیکھنا چاہتے ہوں وہ ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن ،

ہمدرد نسواں اٹھرا کی گولیاں مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مع تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں
(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۷۹:- میں عبدالرحمٰن ولد غلام محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن ۵-۲۳۵ کیمپ نمبر ۱ پی اے الف ماری پور کراچی نمبر ۱۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۶۵/- روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

فقط ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد عبدالرحمٰن بقلم خود۔
گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔
گواہ شد شیخ رشید الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۶۸۴:- میں مرزا خلیل احمد ولد مرزا محمد نصراللہ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت شاہ نواز لمیٹڈ ڈاک خانہ وکٹوریہ روڈ کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۸۵ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی
فقط ۲۳ مئی ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مرزا خلیل احمد
گواہ شد۔ محمد شفیع خان۔ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳
شیخ رشید الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۷۱۵:- میں حمید احمد ولد حافظ عبدالواحد واقف زندگی قوم جٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ محمد آباد اسٹیٹ ٹالہی ضلع تھرپارکر صوبہ سابق سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۱۱۳ روپے مع الاؤنس ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کراتا رہونگا اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۳ جون ۶۲
العبد حمید احمد بٹ ولد حافظ عبدالواحد واقف زندگی ۳/۶/۶۲ گواہ شد۔ محمد حسین صدر جماعت محمد آباد اسٹیٹ ٹالہی۔ گواہ شد محمد اکبر فانی اکونٹنٹ محمد آباد فارم سندھ

نمبر ۱۶۷۲۱:- مسماۃ زینب بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چوکنانوالی ڈاک خانہ کنجاہ تحصیل و ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائداد اس وقت ۱- مبلغ دو صد پچاس روپیہ بصورت حق مہر خاوند مذکور سے وصول کر چکی ہوں (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑہ دس ماشہ قیمت مبلغ یک صد روپیہ ہے مذکورہ تین صد ساٹھ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں علاوہ ازیں میرے حق مہر مذکورہ کے عوض ایک سلائی کی مشین خریدی ہوئی ہے جس میں سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار آمدنی ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں جس کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کی قیمت کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد مسماۃ زینب بی۔ اہلیہ چوہدری فضل احمد سابق درویش حال چوکنانوالی ضلع گجرات
گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد سابق درویش چوکنانوالی ڈاک خانہ کنجاہ ضلع گجرات
راقم الحروف فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ضلع گجرات۔

نمبر ۱۶۷۲۲:- میں مسماۃ نذیر بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۵/۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چوکنانوالی ڈاک خانہ کنجاہ تحصیل و ضلع گجرات مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپیہ صرف بذمہ خاوند مذکور واجب الوصول ہے ۲- ایک جوڑا طلائی کانٹے بوزن نو ماشہ قیمت یکصد روپیہ۔ مذکورہ تین صد پچاس روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کی قیمت کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
العبد نذیر بیگم اہلیہ چوہدری نذیر احمد جٹ گھمن ساکن چوکنانوالی ڈاک خانہ کنجاہ ضلع گجرات
گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد ولد منشی احمد دین صاحب جٹ ساکن چوکنانوالی خاوند مذکورہ۔
گواہ شد۔ راقم الحروف فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ضلع گجرات۔

نمبر ۱۶۷۱۲:- میں رضیہ سلطانہ زوجہ چوہدری محمود احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
۱- حق مہر مبلغ ۵۰۰/- بذمہ خاوند (۲) زیور کانٹے طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۱۳۰/- روپے انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن چھ ماشہ قیمت ۶۵/- روپے ٹیکا طلائی وزن ۱/۲ تولہ قیمت ۶۵/- روپے کڑے طلائی وزن تین تولہ مالیت ۳۹۰/- روپے مشین سلائی دیسی قیمت ۲۱۰/- روپے کل میزان بمع حق مہر و زیور و مشین ۱۳۶۰/- روپے میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ راقم الحروف ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ
الامۃ رضیہ سلطانہ بقلم خود اہلیہ چوہدری محمود احمد مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۴ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد۔ محمود احمد ولد چوہدری شاہ دین مکان ۱ گلی نمبر ۴ گنج لاہور
سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۷۳۳:- میں ملک محمود احمد ولد ملک عطا محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ لاہور ... مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۱۰/- روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی
فقط راقم الحروف ملک منور احمد جاوید سیکرٹری ... جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ العبد محمود احمد ولد عطا محمد گنج مغلپورہ گلی نمبر ۴ مکان نمبر ۱ گواہ شد ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ ۶/۶۲

"قومی ترقی کے لئے ملک میں مستحکم حکومت کا وجود ضروری ہے" (صدر ایوب)

طاس سندھ کی متبادل تعمیرات کے اخراجات میں دوگنا اضافہ

کوئٹہ ۷ اگست۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل یہاں ایک جلسہ عام میں اعلان کیا کہ قومی ترقی کا کام اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب تک ملک میں مستحکم حکومت قائم ہو اور لوگ مل جل کر کام کریں۔ صدر نے لوگوں کو انتشار پسند عناصر سے بچنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ آئین میں جمہوریت کے سب عناصر موجود ہیں۔ صدر نے انکشاف کیا کہ سندھ کے طاس کی متبادل تعمیرات پر اب چار ارب کی بجائے ساڑھے نو ارب روپے خرچ ہوں گے۔

صدر مملکت نے اپنی تقریر کے دوران مختلف ملکی مسائل پر اظہار خیال کیا۔ آپ نے بتایا کہ ملک میں بیس لاکھ ایکڑ قابل کاشت اراضی سیم و تھور کی نذر ہو چکی ہے حکومت نے اس لعنت سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کرنے کی غرض سے ضروری اقدامات کئے ہیں۔ آپ نے مشرقی پاکستان میں خوراک کی پیداوار بڑھانے کے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ملک کے اس حصہ میں مصنوعی آب پاشی کو رواج دیا جا رہا ہے۔

اس سے پہلے صدر ایوب نے سکھر کے ایک جلسہ عام میں اعلان کیا کہ جو لوگ آئین میں فوری اور اہم تبدیلیوں کا مطالبہ کر رہے ہیں وہ عوام کو گمراہ کرنے کے علاوہ بے اطمینانی پھیلا رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں کو ملک میں سیاسی استحکام اور امن کی فضا برقرار رکھنے کے لئے کام کرنے کا مشورہ دیا تا کہ پاکستان اقوام عالم کی برادری میں نمایاں مقام حاصل کر سکے۔

صدر ایوب خاں سکھر کے میونسپل سٹیڈیم میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے آپ کل صبح کراچی سے سکھر پہنچے تھے اور یہاں تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد بذریعہ طیارہ کوئٹہ چلے گئے۔ آپ نے خبردار کیا کہ اگر آئین میں بنیادی تبدیلیاں کرانے کی کوشش کی گئی تو یہ ملک میں مکمل انتشار پر منتج ہوگی بعض حلقے کچھ سیاسی نظربندوں کی رہائی اور آئین میں بنیادی تبدیلیوں کے لئے اپنی پوری آواز کے ساتھ چیخ رہے ہیں ـــ ان کا اس چیخ و پکار کا مقصد عوام کو گمراہ کرنا ہے یہ سیاستدان اس قسم کے مطالبے کر کے ملک کی کسی طرح خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ لوگ انتشار پسند، خود غرض اور مطلب پرست ہیں۔ صدر ایوب نے عوام کو تلقین کی کہ وہ ایسے لوگوں پر نظر رکھیں جنہوں نے ماضی میں قوم کی کوئی خدمت نہیں آپ نے کہا کہ اگر ملک آئین تبدیل کرتا رہا تو یہ کسی مقام پر نہیں پہنچ سکے گا۔ اور آئین تبدیل کرنے کے سلسلہ کا کوئی خاتمہ نہیں ہوگا ملک کو استحکام کی ضرورت ہے اور آئین نے جو اسلامی اقدار کا حامل ہے ملک کو استحکام دے دیا ہے۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو ملک کی جمہوری انداز میں رہنمائی کرنے کے لئے وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ شاید سیاستدان بالکل بے لگام ہو جائیں (آزاد) ہونا چاہتے ہیں تا کہ جو ان کے جی میں آئے کریں ان کو اپنے اس قسم کے مقاصد پورے کرنے کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے۔

آپ نے کہا کہ ملک ایک انتہائی نازک مرحلے سے گذر رہا ہے اور ایک ترقی پذیر ملک کے رہنما ہونے کی حیثیت سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ "ہم سب کی ترقی و بہبود کے لئے انتھک محنت کریں گے"۔ جو لوگ امن میں خلل ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ قوم کے بہی خواہ اور دوست نہیں ہیں اور خدا ان سے بچائے وہ ملک کو تباہ کر دیں گے۔ ہمیں اپنے ملک کی اسلامی تصورات اور اصولوں کے مطابق تعمیر کرنی ہے اور موجودہ وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا ہے

صدر ایوب نے جب اعلان کیا کہ اسلامی نظریے کی مشاورتی کونسل کے ارکان کی نامزدگی نے ہمارے لئے کام کے دروازے کھول دئے ہیں تو گرائونڈ تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا آپ نے کہا کہ میں نے کونسل میں اسلامی تحقیق کے بہترین علماء اور ماہرین کو نامزد کرنے کی کوشش کی ہے یہ کونسل عالم اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا اور واحد ادارہ ہے۔ اب تک کسی اسلامی ملک میں اس قسم کا ادارہ قائم نہیں کیا گیا تھا اگر یہ کونسل کامیاب رہی جیسے کہ ہمیں امید ہے تو یہ پاکستان کی ترقی میں ایک اور سنگ میل ثابت ہوگا۔ صدر ایوب نے کہا کہ بعض حلقوں میں علماء کے انتخاب پر نکتہ چینی شروع ہو گئی ہے۔ لیکن ہمیں کلی اعتماد ہے کہ یہ کونسل اسلامی فلسفے کے مطابق مشورے دینے کے قابل ہو گی۔ اور وہ دوسرے ماہرین سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرے گی۔ بعض فنی معاملات کی وضاحت کے لئے کونسل کو وقتاً فوقتاً دوسرے ماہرین کی خدمات بھی مہیا کی جائیں گی۔

"پاکستان افغانستان اور ایران کے مابین وسیع تر سیاسی اتحاد کی ضرورت ہے"

پاکستان افغانستان کی حکومت اور عوام کو ہر قسم کی امداد دینے کیلئے تیار ہے (ایوب)

کوئٹہ ۷ اگست۔ صدر محمد ایوب خاں نے پاکستان، ایران اور افغانستان کے مابین وسیع تر سیاسی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ آپ نے کہا یہ تینوں ہمسایہ اسلامی ملک دو بڑی طاقتوں۔ روس اور بھارت کے درمیان بری طرح گھرے ہوئے ہیں انہیں اس قسم کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔" صدر ایوب نے کہا کہ حکومت پاکستان، افغانستان کی حکومت اور افاغنہ کو ہر قسم کی مدد دینے کے لئے تیار ہے لیکن ہم افغانستان کو پاکستان میں اپنے قونصل خانے کھولنے کی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ ماضی میں یہ سفارتی دفتر تخریبی سرگرمیوں کا مرکز بنے رہے ہیں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کل شام یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان مصالحت کے بارے میں شاہ ایران کی کوششوں پر تشکر کا اظہار کیا۔ آپ نے تینوں ہمسایہ اسلامی ملکوں کے درمیان قریبی تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا "اگر یہ ملک ایک دوسرے سے علیحدہ رہے تو اس امر کا بہت کم امکان ہے کہ وہ کسی بیرونی دباؤ کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اس طرح وہ باری باری ختم ہو جائیں گے لیکن اگر یہ متحد رہیں تو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اپنا دفاع کر سکیں گے"۔ صدر ایوب نے امید ظاہر کی کہ تینوں ملک ہمسائیگی کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھیں گے اور اپنے عوام کی خوشحالی کے لئے ایک دوسرے سے قریبی تعاون کریں گے۔

صدر ایوب نے پاک افغان تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا "مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ افغانستان کی حکومت خلوص کی بنیاد پر پاکستان کے ساتھ عام تعلقات بحال کرنا نہیں چاہتی۔ پاکستان نے افغانستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کئی مرتبہ کیا ہے۔ ہماری یہ خواہش کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ افغانستان کے ساتھ تعلقات کے خاتمہ سے پہلے پاکستان نے افغانستان کو تجارت اور سامان کی نقل و حمل کے بارے میں فراخدلانہ مراعات دے رکھی تھیں۔ مثال کے طور پر پاکستان افغانستان کو پیٹرول روپے کی کرنسی میں فروخت کرتا رہا جب کہ خود پاکستان کو یہ پیٹرول سٹرلنگ کرنسی میں حاصل کرنا پڑتا ہے۔ افغانستان پاکستان کے راستے جو مال منگواتا تھا پاکستان اس پر بھی کوئی درآمدی ڈیوٹی وصول نہیں کرتا رہا۔

ولادت

(بقیہ صفحہ اول)

خاندان حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اسے والدین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

دعائے مغفرت

میرے لڑکے عزیزم ظہور احمد شاہ کی بیوی سلیمہ پروین بی اے اچانک بچہ کی پیدائش کے سلسلہ میں ۴ اگست ۱۹۶۲ء کو وہاڑی میں وفات پا گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اسی روز جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر

محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴